علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	اخلاقیات (لازمی برائے اقلیتی برادری)
سطح	:	بی۔اے
کوڈ	:	418
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر1 معاشرتی زندگی کے ارتقاء میں سیاسی معاشرے کے قیام پر جامع نوٹ تحریر کریں

جواب۔

سیاسی اخلاقیات ایک ایسا شعبہ ہے جو اخلاقیات اور سیاست کے تانے بانے کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ سیاسی عمل،نظریات،اور حکومتی نظاموں کے اندر اخلاقی اصولوں کو روشناس کرایا جائے۔ سیاست میں اخلاقیات کی اہمیت اس بات میں ہے کہ وہ انسانی رویوں، فیصلوں،اور ریاست کی حکمت عملیوں کو متعین کرتی ہیں۔سیاسی اخلاقیات یہ جانچتی ہے کہ کس طرح حکومتی طاقت کو بروئے کار لایا جاتا ہے،عوام کے حقوق کا تحفظ کیسے کیا جاتا ہے،اور انسانی وقار کو کس طرح برقرار رکھا جا سکتا ہے۔اس کے ذریعے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انصاف، مساوات،اور آزادی جیسے بنیادی اخلاقی تصورات کا سیاسی عمل میں کیا کردار ہوتا ہے۔

سیاسی اخلاقیات میں نظریاتی سطح

سیاسی اخلاقیات میں نظریاتی سطح پر مختلف خیالات پیش کیے جاتے ہیں،جن میں سے کچھ ہنرمندیت اور قیادت کی حیثیت سے انسانی طبعیت کی جڑوں پر مبنی ہوتے ہیں، جبکہ دیگر زیادہ تر نظریاتی بنیادوں پر تعمیر کیے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر، یہ تصور یہ ہے کہ سیاسی نمایاں افراد کو اپنے فیصلوں میں اخلاقی اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہ نہ صرف عوامی حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ شفافیت اور دیانتداری سے کام کریں، بلکہ اس میں عوام کی جانب سے بھی ایک اخلاقی تقاضا ہے کہ وہ حکومتی عمل کے نامناسب پہلوؤں کی نشاندہی کریں اور اپنی آواز بلند کریں۔اس کے ذریعے سیاسی اخلاقیات نہ صرف حکومتی فیصلوں کو متاثر کرتی ہے بلکہ عوامی شعور اور تحریکات کو بھی جنم دیتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ سیاسی اخلاقیات کا تعلق عوامی نظریات اور ان کے حقیقی تجربات سے ہے۔سیاسی نظریات کے تحت پیدا ہونے والے اخلاقی اصولوں کا اطلاق ہمیشہ انفرادی حالات پر نہیں ہوسکتا۔اسی طرح، یہ بھی ضروری ہے کہ حکمت عملیوں کو عمل میں لاتے وقت ہر ایک کے مختلف پس منظر،ثقافت،اور تجربات کو مدنظر رکھا جائے۔ یہ متنوع حیثیتیں ایک ایسے نظریاتی مباحثے کی فضا قائم کرتی ہیں جس میں مختلف آراء کا احترام کیا جاتا ہے،اور یہی سیاسی اخلاقیات کی بنیاد ہے۔اس طرح، سیاسی اخلاقیات ایک ایسی پیچیدہ ڈھانچہ ہے جو مختلف تاریخی، ثقافتی،اور سماجی اصولوں کی جڑوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔اسی طرح، سیاسی اخلاقیات کا ماحولیاتی تناظر بھی اہم ہے۔موجودہ دور کے چیلنجز جیسے کہ ماحولیاتی بحران، معاشرتی ناہمواری،اور سیاسی بدعنوانی نے اس بات کو بنیادی بنا دیا ہے کہ ہم ان مسائل کو اخلاقی پہلوؤں سے بھی دیکھیں۔ جب حکومتیں این جی اوز،عوامی تحریکات،اور بین الاقوامی فورمز کی جانب سے ان مسائل کا سامنا کرتی ہیں،تو سیاسی اخلاقیات اس کی رہنمائی کرتی ہیں کہ انہیں کس طرح کثیرالجہتی اخلاقی اصولوں کے مطابق فیصلے کرنے چاہئیں۔اس نوعیت کی سوچ مختلف سطحوں پر اثر انداز ہوتی ہے، جیسا کہ بین الاقوامی تعلقات میں برابری، انسانی حقوق کی چلن،اور کلائمیٹ جسٹس کا تصور۔مزید برآں، سیاسی اخلاقیات میں جمہوریت کا تصور بھی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی شکل ہے جہاں عوامی نکتہ نظر کو اہمیت دی جاتی ہے،اور فیصلے عوام کی بھلائی کے لئے کیے جاتے ہیں۔اس میں عوام کی شمولیت اور نمائندگی کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔ جمہوریت میں سیاسی اخلاقیات کی اہمیت اس امر میں ہے کہ یہ حیثیت میں طاقت کے استعمال کو عوامی جواز میں ترجمہ کرتی ہے۔ جب عوام خود کو فیصلوں میں شامل کرتے ہیں،تو ان کے اخلاقی اصول بھی ان فیصلوں کی جڑ بنتے ہیں،جس سے ایک اخلاقی جمہوریت کی تشکیل ہوتی ہے۔

سیاسی اخلاقیات کی علامات

دوسرے طرف، سیاسی اخلاقیات کی علامات مختلف واقعوں میں نظر آتی ہیں جب عوامی رہنماؤں یا اداروں کی جانب سے غیر اخلاقی رویے کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ یہ نہ صرف عوامی افسوس کی علامت ہوتی ہے بلکہ یہ حکومت کی ساکھ اور عوامی اعتماد کو متاثر کرنے کا باعث بھی بنتی ہیں۔ جس طرح سیاستدان اور عوامی نمائندے یا عہدے دار غیر اخلاقی فیصلے کرتے ہیں،عوام کا آہستہ آہستہ ان پر سے اعتماد ختم ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک سلسلہ ہے، کیوں کہ اس کے نتیجے میں جمہوریت کی بنیادیں کمزور ہو جاتی ہیں اور معاشرتی عدم مساوات کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔اس عمل میں، سیاسی اخلاقیات کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ ہم سیاسی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس اور مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

نظاموں کی اصلاح کریں۔اصلاحات میں شفافیت، احتساب، اور عوامی معلومات کی فراہمی شامل ہونی چاہیے، تاکہ عوام کی شراکت داری کو بڑھایا جاسکے۔عوام کو باخبر رکھتے ہوئے بلکہ ان کی رائے کو بھی شامل کرتے ہوئے ایک مضبوط اور مؤثر سیاسی نظام کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے، جہاں سیاست دان اور عہدہ دار اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور عوام کی بھلائی کے لئے کام کریں۔اس کے نتیجے میں، عوامی اعتماد کی بحالی ہوگی، جو کہ جمہوریت کی طاقت کو مزید مستحکم کرے گا۔حتمی طور پر، یہ کہا جاسکتا ہے کہ سیاسی اخلاقیات صرف ایک نظریاتی فہم تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ عملی صورت میں بھی خود کو ظاہر کرتی ہے۔یہ عوام کی شمولیت، سیاسی رہنماؤں کی ذاتی اخلاقیات، اور بین الاقوامی اصولوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو تمام سیاسی عمل کی بنیاد بناتا ہے۔جب بھی ہم سیاست کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں، تو ہم ایک ایسی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ روبرو ہوتے ہیں جس کا تعلق اپنی انتخابی قوت کے درست استعمال سے ہے۔اس کے نتیجے میں، سیاسی اخلاقیات نہ صرف سیاسی عمل کا اخلاقی جہان بناتی ہے بلکہ یہ ایک بہتر معاشرت کی تشکیل میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے، جہاں انسانیت کی خدمت کی بنیاد پر زمین کو خیر و برکت کا مقام ملتا ہے۔

۔سوال نمبر 2 جدید معاشرے کے قیام کے حوالے سے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔

جواب۔

جدید معاشرے کے ارتقائی مراحل: ایک تفصیلی جائزہ

جدید معاشرے کی تشکیل ایک مسلسل اور پیچیدہ عمل ہے، جس میں مختلف ثقافتی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی عناصر کا باہمی اثر شامل ہے۔یہ ارتقائی مراحل نہ صرف انسانی تاریخ کی مثال ہیں، بلکہ یہ انسانی سماجی ترقی کا بھی ایک نشان ہیں۔جدید معاشرے کے مختلف مراحل میں تبدیلیاں انفرادی زندگیوں، قوموں، اور دنیا بھر کے اداروں کو متاثر کرتی ہیں۔اس مضمون میں ہم جدید معاشرے کے ارتقائی مراحل کا جدید تاریخ کی روشنی میں جائزہ لیں گے۔قدیم معاشرتی ڈھانچوں کا عروج ایک تاریخی مرحلہ ہے جس نے انسانوں کے باہمی روابط کو پہلے پہل منظّم کیا۔ابتدائی انسانی قبائل، اپنے روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شکار اور جمع کرنے کی معیشت پر انحصار کرتے تھے۔اس دور میں، انسانی معاشرے کی بنیادی تشکیل قبیلوں کی شکل میں ہوئی، جہاں افراد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔وہ اپنے معاشرتی تعلقات کو بنیادی طور پر شجرزادو نسل و جغرافیائی تعلقات کے ذریعے سمجھتے تھے۔

زرعی انقلاب

جدید معاشرے کی پہلی بڑی تبدیلیوں میں سے ایک ہے۔جب انسانوں نے زرعی طریقوں کو اپنایا، تو انہیں خوراک کی بجائے ایک مستقل ذریعہ مل گیا۔اس نے انسانوں کو مستقل سکونت اختیار کرنے اور گاؤں کی بنیاد رکھنے کا موقع فراہم کیا۔زرعی معاشروں نے محنت کی تقسیم، معیشت کی ترقی اور مختلف پیشوں کی تخلیق کی بنیاد رکھی۔اس تبدیلی نے سماجی ڈھانچوں میں نئے طبقاتی نظام کی تشکیل کی، جہاں زمین کے مالک اور مزدور طبقے کے درمیان ایک معاشرتی فرق وجود میں آیا۔صنعتی انقلاب نے جدید معاشرے کے ارتقاء - میں ایک زبردست موڑ فراہم کیا۔اس دور میں مشینوں کا استعمال بڑھا، جس نے پیداوار کو تیز کیا اور معیشت کو نئی شکل دی۔صنعتی انقلاب نے کسی نہ کسی طریقے سے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کی بنیادیں ہلا دیں۔شہروں کی تشکیل اور شہری زندگی کی شروعات نے معاشرتی رویوں اور زندگی کی طرز کو بدل ڈالا۔لوگ دیہات چھوڑ کر شہروں کی طرف ہجرت کرنے لگے، جس نے شہری ثقافت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

جدیدیت کا آغاز جو سب سے زیادہ 19 ویں صدی کی انتہا اور 20 ویں صدی کی شروعات پر نظر آتا ہے، نے انسانیت کی چند اہم تبدیلیوں کا آغاز کیا۔جدیدیت نے روایتی فکر و عقل کو چیلنج کیا اور سائنسی سوچ اور تکنیکی ترقی کو فروغ دیا۔اس دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے انسانی زندگی کی ہر شعبے پر بہت زیادہ اثر ڈالا، اور نئی ایجادات نے نہ صرف معاشرتی زندگی کو بہتر بنایا بلکہ انسانی آڑھت اور بڑھتی ہوئی علم کی بنیاد رکھ دی۔پھر آگے بڑھتے ہوئے ہم نے مشرق و مغرب کے درمیان نظریات اور خیالات کے تبادلے کا عمل دیکھا۔نوآبادیاتی دور نے دنیا بھر کے مختلف ثقافتوں کے درمیان رابطے کے نئے راستے کھولے۔اس دور نے قوموں کے درمیان اختلاف، ثقافتی تبادلے اور عالمی سیاست میں نئے مشکلات پیدا کیں۔نوآبادیاتی تحریکوں نے مقامی تہذیبوں پر اثر انداز کیا اور نئی شناختوں کی تشکیل کا باعث بنی، جو کہ آج کے جدید معاشرے کا ایک بنیادی جزو ہیں۔عالمگیریت کا دور، جسے ہم پرانے ثقافتی حدود کے تجاوز کے طور پر بیان کر سکتے ہیں، نے جدید معاشرے کے ارتقائی مراحل میں ایک نئی جہت شامل کی۔اس عمل نے دنیا کو آپس میں قریب کیا اور مختلف قوموں، ثقافتوں، اور معیشتوں کو ایک دوسرے سے وابستہ کر دیا۔عالمی تجارت، ٹیکنالوجی، اور معلومات کے تبادلے نے ایک ایسی دنیا کی تشکیل کی جہاں مقامی مسائل اب عالمی تناظر میں سوچے جانے لگے۔یہاں پر سوشل میڈیا اور ویب ٹیکنالوجی کا اثر بھی ناقابلِ فراموش ہے، جس نے جدید معاشرتی تفہیم، تعامل، اور اظہار کی شکل بدل دی۔انسانوں کی طرف سے سوشل میڈیا کے استعمال نے معلومات کے حصول، ثقافتی تبادلے اور سماجی مسائل کے بارے میں آگاہی کو بہت بڑھایا۔یہ ایک ایسی پل کا کام کرتا ہے جس نے لوگوں کو نہ صرف اپنے مقامی مسائل کے بارے میں آگاہ کیا بلکہ عالمی مسائل پر بھی سوچنے پر مجبور کیا۔جدید معاشرے میں معاشرتی انصاف اور انسانی حقوق کے مفاہیم نے بھی ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری کا نظریہ آج ایک عالمی تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔جس کی وجہ سے دنیا بھر میں مظلوم خواتین، اقلیتوں اور بے گھر لوگوں کی آوازیں ابھر رہی ہیں۔یہ احتجاجی تحریکیں حکومتی نظاموں کو چیلنج کرتی ہیں اور ایک عادلانہ و فراخ دل معاشرتی طرز کی بنیاد ڈالنے کی جدوجہد کرتی ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

تعلیم کا جدید تصور بھی

تعلیم کا جدید تصور بھی معاشرتی بہتری میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔تعلیم کو ایک طاقتور ٹول کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو معاشرتی ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔تعلیم نے لوگوں کو اپنی زندگیوں میں بہتری، حقوق کا ادراک ،اور معاشرتی تبدیلی کے ایشوز پر آگاہی فراہم کی ہے۔یہ معاشرتی سطح پر ایک بڑی تبدیلی کی علامت ہے، جہاں مختلف طبقات کے لوگ تعلیم کے ذریعے ایک نئے ماضی سے جڑے ہیں۔خانوادگی ڈھانچوں میں تبدیلی بھی جدید معاشرے کے ایک اہم پہلو کے طور پر سامنے آئی ہے۔روایتی خاندانوں کی جگہ، واحد والدین، مشترکہ خاندانوں ،اور غیر روایتی تعلقات کی تشکیل نے ایک نئے سماجی ڈھانچے کی تشکیل کی ہے۔ یہ جدید خاندانی ساختیں مختلف معاشرتی مسائل، تعلیم و تربیت اور بچپن کی خوشحالی کے حوالے سے نئے چیلنجز کا سامنا کرتی ہیں۔

سوال نمبر 3 انفرادی طور پر ہم معاشرے کی اصلاح میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ بیان کریں۔

جواب۔

انفرادی طور پر ہم معاشرے کی بہتری کے لیے اقدامات

معاشرت کی بہتری میں ہر فرد کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔انفرادی سطح پر اگر ہم مثبت اقدامات کریں تو یہ نہ صرف ہماری اپنی زندگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ معاشرت کی حالت کو بھی فروغ دیتا ہے۔معاشرتی بہتری کے لیے انفرادی طور پر مختلف اقدامات سرانجام دیے جا سکتے ہیں جو کہ انسانی زندگی کی بہتری کا باعث بنتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم ان اقدامات کی تفصیل سے بات کریں گے۔

☆ پہلا اقدام اخلاقی ترقی کا ہے۔افراد کو اپنی اخلاقی اقدار کو مضبوط کرنا چاہیے۔ یہ اقدار صرف انفرادی زندگیوں کو ہی متاثر نہیں کرتیں بلکہ ایک مثبت معاشرت کی تشکیل میں بھی مدد کرتی ہیں۔ جب ہم ایمانداری، انصاف، اور دیانتداری کو اپنی زندگیوں میں اپناتے ہیں تو نہ صرف خود بہتر انسان بنتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی مثال قائم کرتے ہیں۔اس طرح، ہم معاشرت میں اخلاقی فضاء کو بڑھانے کا سبب بنتے ہیں۔دوسرا اقدام تعلیم کا ہے۔علم کا حصول نہ صرف انفرادی ترقی کا راستہ ہے، بلکہ یہ معاشرت کی بہتری کے لیے بھی ضروری ہے۔ جب افراد تعلیم حاصل کرتے ہیں تو وہ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا بہتر اندازہ لگا سکتے ہیں۔تعلیم فرد کو یہ سمجھاتی ہے کہ کس طرح وہ دوسروں کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں، اور کس طرح وہ معاشرتی مسائل کا حل نکال سکتے ہیں۔اس لحاظ سے، ہر فرد کو اپنی تعلیم کی تکمیل کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہیے۔

☆ تیسرا اقدام خود آگاہی کا ہے۔ ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کا ادراک کرنا چاہیے۔ یہ آگاہی ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ ہم کس طرح معاشرتی مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔اس کے ساتھ، ہم اپنی زندگیوں میں بہتری لانے کے لیے بھی اقدامات کر سکتے ہیں۔ جب افراد اپنے آپ کو بہتر بناتے ہیں تو قدرتی طور پر معاشرت کی حالت بھی بہتر ہوتی ہے۔

☆ چوتھا اقدام باہمی تعاون کا ہے۔افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ باہمی تعاون وہ طاقت ہے جو معاشرتی مسائل کے حل میں مدد دیتی ہے۔ چاہے وہ کمیونٹی سروس ہو، خیرات دینا ہو، یا کسی گروپ پروجیکٹ میں شامل ہونا ہو، باہمی تعاون کی مثالیں معاشرت کی بہتری کا باعث بنتی ہیں۔ جب لوگ مل کر کام کرتے ہیں تو ان کی کوششیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

☆ پانچواں اقدام خیرات دینا ہے۔ مالی یا غیر مالی صورت میں دوسروں کی مدد کرنا ایک بہت بڑا اقدام ہے۔ جب ہم ضرورت مند لوگوں کی مدد کرتے ہیں تو نہ صرف ان کی زندگیوں میں بہتری لاتے ہیں بلکہ معاشرت میں محبت اور ہمدردی کی فضاء بھی قائم کرتے ہیں۔خیرات دینا ہمیں یہ تحسین و حوصلہ فراہم کرتا ہے کہ ہم معاشرتی مسئلوں کا حل نکالنے میں سرگرم ہیں۔

☆ چھٹا اقدام انسانی حقوق کی پاسداری ہے۔ ہر فرد کو دوسرے افراد کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔معاشرتی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ ہم دیگر افراد کے حقوق کی پاسداری کریں اور ان کی مدد کریں۔اس سے معاشرت میں محبت اور تعلقات کی بہتری ہوتی ہے، جو کہ ایک مضبوط معاشرت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔حقوق کی پاسداری صرف ایک فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ہمارا اجتماعی فرض بھی ہے۔

☆ ساتواں اقدام خود احتسابی کا ہے۔افراد کو اپنی سرگرمیوں اور رویوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔خود احتسابی کے عمل سے ہم اپنی کمزوریوں کا ادراک کر سکتے ہیں اور انہیں بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ جب ہم اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں تو ہم نہ صرف اپنی ترقی کر رہے ہوتے ہیں بلکہ دیگر افراد کے لیے بھی ایک اچھا مثال پیش کرتے ہیں۔اس عمل سے فرد اور معاشرت دونوں کی بہتری ممکن ہوتی ہے۔

☆ آٹھواں اقدام سماجی ذمہ داریوں کا نبھانا ہے۔معاشرت میں ہر فرد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے۔ چاہے وہ اپنے خاندان کی دیکھ بھال ہو، کمیونٹی کی بہتری کے لیے کام کرنا ہو، یا عوامی مسائل پر آواز اٹھانا ہو، سماجی ذمہ داریوں کی پاسداری سے معاشرتی بہتری کی راہوں کو ہموار کیا جا سکتا ہے۔ جب افراد اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہیں تو وہ خود کو معاشرت کا ایک اہم حصہ سمجھتے ہیں۔

☆ نواں اقدام صحت کی دیکھ بھال ہے۔صحت مند معاشرہ ہی ایک خوشحال معاشرہ بن سکتا ہے۔افراد کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے، اور دوسروں کو بھی صحت کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہیے۔اس کے ساتھ، افراد کو صحت کی سہولیات میں بہتری کے لیے آواز اٹھانے کی بھی ضرورت ہے۔عمومی صحت کی بہتری معاشرت کی ترقی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

☆ دسواں اقدام ماحولیاتی تحفظ ہے۔افراد کو اپنے ماحول کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔ ماحولیاتی مسائل کا حل نکالنے کے لیے افراد کو صفائی، شجرکاری، اور وسائل کا بہتر استعمال کرنا چاہیے۔ جب ہم اپنے ماحول کو محفوظ رکھتے ہیں تو ہم معاشرت کی بہتری کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کی صحت کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

☆ گیارھواں اقدام ثقافتی تحفظ ہے۔ ہر معاشرت میں اس کی ثقافت اور روایات اہمیت رکھتی ہیں۔افراد کو اپنی ثقافتی ورثے کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے محفوظ بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ثقافت کی پاسداری معاشرت کی شناخت کو پروان چڑھاتی ہے، جس سے افراد کو اپنی اصل کی شناسائی ہوتی ہے۔ یہ شناسائی معاشرتی ہم آہنگی کا باعث بنتی ہے۔

☆ بارھواں اقدام مثبت سوچ کا ہے۔افراد کو اپنے خیالات میں مثبت رہنا چاہیے۔ مثبت سوچ نہ صرف ہماری زندگی میں خوشی پیدا کرتی ہے بلکہ دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات کو بھی بہتر بناتی ہے۔ جب افراد مثبت سوچ کے ساتھ معاشرت میں داخل ہوتے ہیں تو وہ دوسروں کو بھی اس کی طرف راغب کرتے ہیں، جو کہ معاشرت کی فضاء کو خوشگوار بنانے کا باعث بنتی ہے۔

☆ تیرھواں اقدام فنون لطیفہ کی ترقی ہے۔ افراد کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا چاہیے۔فنون لطیفہ معاشرت میں جمالیاتی اور ثقافتی خوبصورتی بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ جب افراد فنون لطیفہ میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ نہ صرف اپنی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں بلکہ معاشرت میں خوشی اور بہار پیدا کرتے ہیں۔ یہ شغف معاشرت کی بہتری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆ چودھواں اقدام معاشرتی مسائل پر بحث و مباحثہ ہے۔ افراد کو معاشرتی مسائل کے بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بحثیں افراد کو ایک دوسرے کے خیالات سمجھنے کے موقع فراہم کرتی ہیں۔ جب لوگ اپنے مسائل کو سمجھتے ہیں تو وہ بہترین حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ عمل صرف افراد کی بہتری کا باعث نہیں بنتا بلکہ معاشرت کے مسائل کے حل میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

☆ پندرھواں اقدام معلومات کی تقسیم ہے۔ افراد کو اپنی معلومات کو دوسروں کے ساتھ بانٹنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے تجربات اور علم کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرتے ہیں، تو یہ معاشرت کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ دوسروں کو آگاہ کرنے سے ہم ان کی بہتری کا باعث بنتے ہیں، اور اس طرح معاشرت میں ایک مثبت تبدیلی ہوتی ہے۔

☆ سولہواں اقدام انصاف کے قیام کا ہے۔ ہر فرد کو معاشرتی انصاف کے قیام کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ یہ کوششیں انسانی حقوق کی پاسداری میں اہم ہوتی ہیں، اور وہ معاشرت کو بہتر بناتی ہیں۔ جب افراد معاشرت میں انصاف کو فروغ دیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، جو کہ ایک متوازن معاشرت کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

سترہواں اقدام رواداری کا ہے۔ معاشرتی اختلافات کے باوجود افراد کو ایک دوسرے کے نظریات کا احترام کرنا چاہیے۔ رواداری معاشرت کی بنیاد ہے، جو کہ بھید بھاؤ اور امتیاز کی بجائے محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ جب افراد مختلف نظریات کے ساتھ تحمل سے پیش آتے ہیں، تو معاشرت میں ایک مثبت فضاء قائم ہوتی ہے۔

☆ اٹھارہواں اقدام زبان کے استعمال کا ہے۔ افراد کو اپنی زبان میں مثبت گفتگو کرنا چاہیے۔ گفتگو کے ذریعے ہم معاشرت میں کس طرح کے خیالات منتقل کرتے ہیں، یہ بہت اہم ہے۔ جب ہم مثبت الفاظ کا استعمال کرتے ہیں تو یہ دوسروں کو متاثر کرتا ہے اور معاشرت میں خوشی کی فضاء قائم کرتا ہے۔ یہ زبان کا مثبت استعمال معاشرت کی خوشحالی کا سبب بنتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

☆ انیسواں اقدام معاشرتی خدمت کا ہے۔ افراد کو اپنی کمیونٹی کے لئے خدمات فراہم کرنی چاہیے۔ چاہے وہ رضا کارانہ کام ہو یا کسی تنظیم کے ساتھ مل کر کام کرنا ہو، معاشرتی خدمت کا جذبہ معاشرتی بہتری کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب افراد اپنی کمیونٹی کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں تو وہ نہ صرف اپنی زندگیوں میں خوشی پاتے ہیں بلکہ معاشرت میں بھی بہتری لاتے ہیں۔

☆ بیسواں اقدام خوشی پھیلانا ہے۔ ہر فرد کو معاشرت میں خوشی اور مسکراہٹ پھیلانی چاہیے۔ خوشی نہ صرف ہماری زندگیوں کو بہتر بناتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ جب ہم دوسروں کے ساتھ محبت اور خوشی کا برتاؤ کرتے ہیں، تو یہ معاشرت کو مثبت سمت میں لے جاتا ہے۔ اس طرح، ہم اپنی انفرادی زندگیوں میں خوشی بکھیرتے ہیں اور معاشرت میں بھی خوشحالی لانے کا سبب بنتے ہیں۔

انفرادی طور پر معاشرت کی بہتری کے یہ اقدامات نہ صرف ہمارے ذاتی کردار کو بہتر بناتے ہیں بلکہ ہم سب کو مل کر ایک خوشحال، انصاف پسند، اور ترقی پذیر معاشرت کی تشکیل کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جب ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے تو وہ ایک اہم تبدیلی کا حصہ بن جاتا ہے، جو کہ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ معاشرت کی زندگی کو بھی بہتر بناتا ہے۔

سوال نمبر 4 پرامن ریاست کے قیام میں اخلاقیات کی اہمیت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب۔

پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے اخلاقیات کا دائرہ کار

پرامن معاشرے کی تشکیل میں اخلاقیات کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اخلاقیات وہ اصول اور قوانین ہیں جو انسان کو صحیح اور غلط کی پہچان کراتے ہیں۔ یہ اصول فرد یا معاشرے کی ترقی اور بہتری کے لیے لازمی ہیں۔ ایک پرامن معاشرہ وہ ہے جہاں افراد ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہیں، انصاف کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں اور اپنے معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہیں۔ اس مضمون میں، ہم پرامن معاشرے کی تشکیل میں اخلاقیات کے دائرہ کار کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ اخلاقیات کی پہلی ضرورت یہ ہے کہ وہ انسان کو انسانی سلوک کا شعور فراہم کرے۔ جب افراد ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی سلوک کرتے ہیں، تو وہ ناانصافی، تعصب اور تشدد سے بچنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اخلاقیات انسان کی فطرت میں مددگار ثابت ہوتی ہیں کہ وہ اپنے فعل کی درستگی کا اندازہ لگائیں۔ یہ شعور بناو، معاشرتی ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو کہ پرامن معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہے۔

معاشرتی امن کے قیام

معاشرتی امن کے قیام کے لیے اخلاقی کردار اہم ہوتا ہے۔ افراد کے درمیان اخلاقی اصولوں کی پاسداری ان کی ذمہ داریوں کا احساس کراتی ہے۔ جب لوگ اپنے فرض کو سمجھتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ اس طرح، معاشرت میں امن کی فضا پیدا ہوتی ہے، جہاں افراد ایک دوسرے کے ساتھ محبت، دوستی اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں۔ اخلاقیات ایک معاشرتی اتحاد کا بھی بیان فراہم کرتی ہیں۔ جب لوگ اخلاقی اقدار کی پاسداری کرتے ہیں تو وہ اپنی کمیونٹی کی یکجہتی اور انسیت کو بڑھاتے ہیں۔ یہ اتحاد معاشرت میں سٹراٹیجک ترقی کا باعث بنتا ہے، جہاں افراد ایک دوسرے کے خوشیوں اور مسائل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح، اخلاقیات کی بنیاد پر قائم ہونے والی بنیاد ایک مستحکم معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل کرتی ہے۔ پرامن معاشرت کے قیام میں انصاف کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اور یہاں اخلاقیات کی اہمیت نمایاں ہوتی ہے۔ جب معاشرتی افراد اخلاقی اصولوں کے تحت انصاف کی پاسداری کرتے ہیں، تو ہر شخص کو اس کے حقوق ملتے ہیں۔ یہ انصاف کی فضاء ایک مستحکم معاشرے کی تشکیل میں معاون ہوتی ہے جہاں کسی قسم کی تفریق یا ناانصافی نہیں ہوتی۔ اخلاقیات کی موجودگی میں افراد ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، جو معاشرتی امن کا ایک لازمی جز ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی اخلاقیات کا عمل اہمیت رکھتا ہے۔ بچوں کی ابتدائی تربیت میں اخلاقیات کی تمولیت انہیں صحیح اور غلط کی سمجھ بوجھ عطا کرتی ہے۔ جب بچے اپنی زندگی میں اخلاقیات کو اپناتے ہیں تو وہ مستقبل میں معاشرت کا ایک ذمہ دار شہری بنتے ہیں۔ یہ تعلیم انہیں انسانیت کی خدمت کرنے اور معاشرتی مسائل کے حل کے لیے متحرک کرتی ہے۔ اس طرح، اخلاقیات کا دائرہ کار تعلیم کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو پرامن معاشرے کی تشکیل میں معاون ہوتی ہے۔

خلاقیات کا دائرہ کار

اعتماد کی فضاء بھی اخلاقیات کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کی خوبیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ایمانداری کے ساتھ کام کرتے ہیں تو ایک مثبت معاشرتی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ یہ اعتماد افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور انہیں مشترکہ مقاصد کے حصول میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ یہ صورتحال پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک اہم عنصر ہے، جہاں افراتفری اور تشدد کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اخلاقیات افراد کو باہمی ہمدردی اور محبت کا سبق دیتی ہیں۔ جب معاشرت میں افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور خوشیوں میں شامل ہوتے ہیں تو یہ ہمدردی ایک مضبوط رشتے کی تشکیل کرتی ہے۔ یہ رشتہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے افراد کو جوڑتا ہے، اور ایک ایسے ماحول کی تشکیل کرتا ہے جہاں محبت اور دوستی پروان چڑھتی ہے۔ اس طرح، اخلاقیات کی بنا پر قائم ہونے والی ہمدردی معاشرت میں امن کا باعث بنتی ہے۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

فرد کی خود اعتمادی

اخلاقیات کا ایک اہم پہلو فرد کی خود اعتمادی کی تشکیل میں بھی ہے۔ جب افراد اپنے اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں، تو وہ خود کو اور دوسروں کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ یہ خود شناسی انہیں دوسروں کے ساتھ بہتر روابط قائم کرنے میں مدد دیتی ہے، جو انہیں معاشرتی مسائل کے حل میں قابل بناتی ہے۔ اس طرح، اخلاقیات کی مدد سے افراد اپنی شناخت کو بہتر بناتے ہیں اور ایک پرامن معاشرت کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پرامن معاشرے کی تشکیل میں اجتماعی ذمہ داریوں کا احساس بھی وافر اہمیت رکھتا ہے۔ جب افراد اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کا خیال رکھتے ہیں تو وہ نہ صرف اپنی ذات کے لیے بلکہ معاشرت کے لئے بھی اچھے کام سرانجام دیتے ہیں۔ یہ اجتماعی کوششیں معاشرتی بہتری کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، جو کہ پرامن ماحول کی تشکیل میں معین ثابت ہوتی ہیں۔ اخلاقیات کا دائرہ کار اس ذمہ داری کے احساس کو بہتر کرتا ہے، جو افراد کی روزمرہ زندگی میں اثر انداز ہوتا ہے۔ اخلاقیات مواقع کی مساوات کی داعی بھی ہوتی ہیں۔ ایک پرامن معاشرے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ تمام افراد کو بنیادی انسانی حقوق میسر ہوں۔ جب لوگ اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں، تو وہ معاشرتی حقوق کے لیے انصاف کی لڑائی لڑتے ہیں اور ہر کسی کو اپنی آواز بلند کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ بزرگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کو یہ اخلاقی اقدار منتقل کریں تاکہ وہ برابری کی مخالفت کے خلاف کھڑے ہو سکیں۔

معاشرے میں ارتقاء اور تبدیلی

پرامن معاشرت کی تشکیل میں برداشت کی اہمیت بھی نظر آتی ہے۔ جب افراد مختلف ثقافتوں اور نظریات کے ساتھ برداشت کرتے ہیں تو وہ ایک ایسے معاشرتی ماحول کی تشکیل کرتے ہیں جہاں تنوع کو احترام حاصل ہوتا ہے۔ اخلاقیات مختلف نظریات اور ثقافتوں کے احترام کی تعلیم دیتی ہے، جو کہ معاشرتی امن کے قیام میں مدد دیتی ہے۔ اس میں باہمی احترام کی فضاء پیدا ہوتی ہے، جو پرامن جڑت کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ معاشرے میں ارتقاء اور تبدیلی کے لئے اخلاقی رہنمائی بھی اہم ہے۔ ایک پرامن معاشرے کی تشکیل میں اخلاقیات وہ سمت فراہم کرتی ہیں جس کے تحت افراد مصیبت اور چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں۔ یہ رہنمائی افراد کو ان کے فیصلوں میں درست راستہ دکھاتی ہے، جو کہ انسان کی زندگی میں بہتری کا باعث بنتی ہے۔ جب افراد اپنی زندگی میں اخلاقیات کی بنیاد پر سوچتے ہیں تو وہ معاشرتی ترقی کے لئے مثبت تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال کے میدان میں بھی اخلاقیات کا کردار اہم ہے۔ جب صحت کی خدمات میں اخلاقی اصولوں کی پاسداری کی جاتی ہے، تو یہ مریضوں کی بہتری اور ان کے حقوق کے محافظ کے طور پر موجود ہوتی ہیں۔ یہ صورتحال صحت کی دیکھ بھال کے نظام کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور معاشرتی سکون کی فضاء پیدا کرتی ہے۔ معاشرتی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اخلاقیات ان ضروریات کی طرف ہمیں متوجہ کرتی ہیں، جو کہ ایک مستحکم معاشرے کی تشکیل کے لئے لازم ہیں۔ اخلاقیات کا شامل ہونا بین الاقوامی تعلقات میں بھی اہمیت رکھتا ہے۔ جب مختلف ملک ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی بنیادوں پر رابطہ قائم کرتے ہیں تو وہ دیرپا امن کی فضا تشکیل دیتے ہیں۔ اخلاقی اصولوں کی موجودگی بین الاقوامی تنازعات کے حل میں مدد دیتی ہے اور ایک مشترکہ معاشرتی فائدے کے لئے ممکنہ مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس طرح، عالمی سطح پر پرامن معاشرے کی تشکیل کے لئے اخلاقیات کی بنیاد پر مبنی آئیڈیاز کی ضرورت ہوتی ہے۔

فرد کی روحانی زندگی میں بھی اخلاقیات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ مذہبی روایات اخلاقی تعلیم کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، جو انسان کو ایک مستقل راستہ دکھاتی ہیں۔ یہ روحانی اصول نا صرف فرد کی انفرادی زندگی کی بہتری کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں، بلکہ یہ پورے معاشرت کی روحانی حالت کو بھی بہتر بناتے ہیں۔ اخلاقیات کی موجودگی ایک پرامن معاشرت کی تشکیل کے لیے ایک روحانی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اخلاقیات کے زیر اثر، معاشرتی ترقی ہوتی ہے جو کہ ہر سطح پر پرامن رہنے میں معاون ہوتی ہے۔ اجتماعی ترقی کا یہ عمل محنت، تعاون، اور باہمی احترام کی فضاء • میں پروان چڑھتا ہے۔ جب افراد اپنی کوششوں کو ملاتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو یہ ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے، جو کہ کسی بھی معاشرت کے لئے نیک شگون ہے۔ اس طرح، اخلاقیات کی موجودگی میں پرامن معاشرے کے قیام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اخلاقیات کی حیثیت اس بات کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ ہمارا معاشرہ کس طرح کی ثقافت میں بنیاد رکھتا ہے۔ جب معاشرت میں مثبت اخلاقی اقدار موجود ہوتی ہیں، تو یہ ایک اعلیٰ تہذیبی سطح کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ ثقافت افراد کے کردار اور ان کی زندگیوں کا سامنے لاتی ہے، جو کہ ان کے روزمرہ فیصلوں میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس طرح، اخلاقیات کا دائرہ کار معاشرت کی تہذیبی شناخت کو بھی قائم رکھتا ہے۔

آخر میں، ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرے اور انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ یہ عمل نہ صرف ان کے ذاتی کردار میں بہتری لاتا ہے بلکہ معاشرت میں بھی امن اور سکون کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پرامن معاشرت کی تشکیل کے لیے اخلاقیات کا دائرہ کار ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو مثبت انداز میں متاثر کرتا ہے۔ جب افراد اپنی زندگیوں میں اخلاقیات کو شامل کرتے ہیں، تو وہ نہ صرف اپنی بلکہ پوری نسل کی خوشحالی کے لئے بھی راہ ہموار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 5۔ ریاست کے عناصر ترکیبی پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ریاست ایک سیاسی اور قانونی ادارہ ہے جو ایک مخصوص سرزمین پر قائم ہوتا ہے اور جہاں ایک منظّم حکومت شہریوں کے حقوق، فرض، اور امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے قوانین بنا کران پر عمل درآمد کرتی ہے۔ ریاست کی بنیادی خصوصیات میں خودمختاری (اس کی داخلی اور خارجی معاملات میں آزاد ہونا)، آبادی (لوگ جو ریاست میں رہتے ہیں)، اور سرزمین (جغرافیائی حدود) شامل ہیں۔ ریاست کی مختلف اقسام ہوسکتی ہیں، جیسے کہ جمہوریہ، ملوکیت، یا ٹولیتمیت، اور اس کی حکومت کا نظام بھی مختلف ہوتا ہے۔ ریاستیں عام طور پر داخلی سکون وامان، معیشتی ترقی، قومی دفاع، اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کے لئے ذمہ دار ہوتی ہیں۔

ریاست کا تصور انسانی تہذیب کی تاریخ میں گہرائی کے ساتھ جڑا ہوا ہے، جو اس منظّم طریقے کی نمائندگی کرتا ہے جس میں معاشرے خود کو حکومت دیتے ہیں۔ ریاست کو ایک سیاسی ادارے کے طور پر جانا جاتا ہے جس کے پاس ایک مخصوص علاقہ، مستقل آبادی، حکومت، اور دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ تعریف ان چار خصوصیات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، جو مل کر ریاست کے تصور کی بنیاد تشکیل دیتی ہیں۔ ریاستوں کا ابھار قدیم تہذیبوں کا سبب بنتا ہے، جہاں جماعتیں خانہ بدوش قبائل سے آباد معاشروں کی طرف منتقل ہوئیں، جس کی وجہ سے وسائل کے انتظام، قوانین کے نفاذ، اور مشترکہ بھلائی کے لیے ڈھانچے تیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ ترقی افراد اور ان کی حکومتی باڈی کے درمیان ایک پیچیدہ تعلق کی ابتدا تھی، جو آخر کار اس جدید سیاسی ماحول کو تشکیل دینے میں معاون ثابت ہوئی جسے ہم آج جانتے ہیں۔

یاست ایک کثیرالجہتی ادارہ

ریاست کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ایسے قوانین قائم کرے اور ان پر عمل درآمد کرے جو نظم وضبط برقرار رکھنے اور شہریوں کے حقوق کا تحفظ کریں۔ قوانین ان بنیادی ڈھانچوں کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے ذریعہ معاشرتی تعاملات ہوتے ہیں، جو قابل قبول طرز عمل کی وضاحت کرتے ہیں اور خلاف ورزیوں کے لیے نتائج بیان کرتے ہیں۔ قانونی نظام تنازعات کے حل کے لیے ضروری ہے، یہ ایسا طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے شکایات کا ازالہ کیا جاسکتا ہے اور اختلافات کو تشدد کے بغیر حل کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، قوانین کا نفاذ انصاف اور مساوات کو برقرار رکھنے کے لیے بہت اہم ہے؛ جب قوانین باقاعدگی سے اور منصفانہ طور پر نافذ ہوتے ہیں تو یہ شہریوں میں حکومت کی صلاحیت کے بارے میں اعتماد پیدا کرتے ہیں کہ وہ ان کے حقوق کا تحفظ کرے گی۔ یہ اعتماد سماجی ہم آہنگی کے لیے اتنا ہی بنیادی ہے، کیونکہ یہ افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ اور حکومت کے ساتھ مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے تعاون کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ریاست کی ذمہ داری۔

اس کے علاوہ، ریاستوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ضروری خدمات فراہم کریں جو ان کی آبادی کی بھلائی میں معاون ثابت ہوں۔ یہ خدمات مختلف شعبوں میں شامل ہوسکتی ہیں، جیسے کہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، بنیادی ڈھانچہ، اور سماجی بہبود۔ اپنے شہریوں کی صحت اور تعلیم میں سرمایہ کاری کرکے، ریاست نہ صرف افراد کی زندگی کے معیار کو بہتر بناتی ہے بلکہ اقتصادی ترقی اور سماجی استحکام کی بھی حمایت کرتی ہے۔ معیاری تعلیم تک رسائی لوگوں کو مہارتیں اور علم فراہم کرتی ہے جن کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ معیشت میں موثر طور پر شریک ہوسکیں، جبکہ ایک مضبوط صحت کا نظام یہ یقینی بناتی ہے کہ افراد اپنی جسمانی صحت برقرار رکھ سکیں۔ مزید یہ کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی، جیسے کہ نقل وحمل اور مواصلات کے نیٹ ورک، تجارت اور ارتباط کی سہولت فراہم کرتی ہے، جو آخر کار پوری معیشت کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ یہ ریاست کا کثیرالجہتی کردار اس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ ایک ایسا ماحول پیدا کرنے میں کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہے جہاں شہری ترقی کر سکیں۔ اس کے علاوہ، ریاست کا کردار اپنی سرحدوں سے باہر بھی پھیلتا ہے، کیونکہ اسے بین الاقوامی تعلقات میں پیچیدہ مسائل کو حل کرنے اور دیگر ریاستوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات میں مختلف پہلو شامل ہوتے ہیں، جیسے کہ تجارتی معاہدے، معاہدے، اور عالمی مسائل پر مذاکرات جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی اور انسانی حقوق۔ کسی ریاست کی خارجہ پالیسی اس کی اقدار، مفادات، اور ترجیحات کی عکاسی کرتی ہے اور اس کا اثر دوسرے ممالک کے ساتھ تعاملات پر ہوتا ہے۔ اس بات کی قابلیت کہ وہ سفارتی طور پر ان تعلقات کو سنبھال سکے، ایک ایسے عالمگیر دنیا میں بہت اہم ہے جہاں ایک ریاست کے اقدامات کا اثر دوسروں پر پڑ سکتا ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے، ریاستیں ایسے چیلنجز پر تعاون کرسکتی ہیں جو قومی سرحدوں سے آگے بڑھتے ہیں، مل کر امن، سلامتی، اور خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے کام کرسکتی ہیں۔

ریاست کا تصور یہ ہے کہ یہ شہریوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت اور خدمت

جبکہ ریاست کا تصور یہ ہے کہ یہ شہریوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت اور خدمت کرنے والی ہو، حقیقت اکثر اس سے کافی مختلف ہوتی ہے۔ بدعنوانی، خودمختاری، اور عدم مساوات جیسے مسائل ریاست کے اثر ورسوخ اور اس کے اداروں کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان صورتوں میں جہاں حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہتی ہے یا اقتدار کا غلط استعمال کرتی ہے، شہریوں کو محرومیت اور بیگانگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے ملکی بےچینی یا حتیٰ کہ انقلاب بھی ہوسکتا ہے۔ یہ حکمرانی میں جوابدہی کی اہمیت پر زور دیتا ہے؛ آزاد انتخابات، خودمختار عدلیہ، اور فعال شہری معاشرے جیسے طریقے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بہت اہم ہیں کہ حکومت اپنی آبادی کی ضروریات کے جوابدہ رہے۔ شہری حقوق کی تحریکیں اور عوامی وکالت انصاف اور اصلاحات کا مطالبہ کرنے میں ایک اہم

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کردار ادا کرتی ہیں، ریاستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی یاد دلاتے ہیں کہ وہ تمام شہریوں کے فلاح و بہبود اور عزت کو برقرار رکھیں۔ آخر میں، ریاست ایک کثیر الجہتی ادارہ ہے جو افراد کی زندگیوں اور معاشروں کی سمت کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے افعال صرف حکومت تک محدود نہیں ہیں، بلکہ قانون نافذ کرنے، ضروری خدمات فراہم کرنے، بین الاقوامی سفارتکاری، اور سماجی نظم برقرار رکھنے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تاہم، ریاست کی موثر کارکردگی اس کی انصاف، جوابدہی، اور شہریوں کے فلاح و بہبود کے لیے عزم پر منحصر ہے۔ جیسے جیسے معاشرے ترقی کرتے رہتے ہیں اور نئے چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں، ریاست کو اپنے آپ کو ڈھالنا اور نئے طریقوں کی تلاش کرنی چاہیے، تاکہ ایک مساوی اور شمولیتی ماحول پیدا کیا جا سکے جہاں تمام افراد ترقی کر سکیں۔ ریاست کے تصور اور اس کے افعال کو سمجھنا جدید حکمرانی کی پیچیدگیوں اور ایک منصفانہ معاشرے کے حصول میں ایک اہم شعبہ باقی رہے گا۔

ریاست کے حدود و قیود۔ اس بار پھر عالمی سیانوں نے سوچا کہ کیوں نا ایک عالمی تنظیم بنائی جائے جس کا مقصد صرف اور صرف دنیا میں امن و امان برقرار رکھنا ہو۔ لہذا، لیگ آف نیشنز نامی پہلی عالمی تنظیم بنائی گئی تاکہ جنگ عظیم اول جیسے مزید ہولناک حادثات سے بچا جا سکے۔ اور تمام بین الممالک تصفیہ طلب مسائل اس پلیٹ فارم پر باہمی گفت و شنید سے حل ہوں لیکن دنیا کی یہ پہلی عالمی تنظیم بھی اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہی۔ اور اس لیگ آف نیشنز کے قیام کے محض دو دہائیوں سے بھی کم عرصے میں دوسری عالمی جنگ شروع ہوئی جس سے یورپ کا بچا کھچا ڈھانچا بھی تباہ ہو گیا اور کروڑوں انسانوں کے ضیاع کے ساتھ جاپان کے دو شہر ایٹمی ہتھیاروں کی نذر ہوئے اور صفحہ ہستی سے محو ہو گئے۔ وہ ممالک جو براہ راست عالمی جنگ میں شریک نہ تھے بالواسطہ اس آگ کا حصہ بنے کیونکہ وہ کسی عالمی طاقت کی کالونی تھے جس سے فوجی بھرتی کر کے عالمی طاقتوں نے ذاتی لڑائی میں پرائے لوگ کام میں لائے۔ یہ وہ وقت تھا جب دنیا کی اجتماعی دانش اپنی نااہلی پر نوحہ کناں تھی۔ یعنی لاکھوں سال کی انسانی تاریخ میں وہ جنگ جیسی مہلک لت سے چھٹکارا نہ پا سکی تھی۔ معاہدہ عمرانی ہو، معاہدہ ویسٹ فیلیا یا پھر لیگ آف نیشنز، عالمی امن کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ یہ واقعی المیہ تھا کہ جدید یورپ کی مجموعی دانش دیرپا ۔ امن کی کوششوں کے حصول میں مکمل ناکام نظر آ رہی تھی۔ اور قانون شکن خود اس کے سفید فارم ساتھی تھے۔ گھر کو آگ گھر کے چراغ سے لگنے والی بات تھی۔ تاہم، ایک مرتبہ پھر دنیا کی طاقتور ریاستیں جو عرصہ دراز سے دنیا کی سرپنچ بنی ہوئی تھیں، سر جوڑ کر بیٹھیں کہ آخر کار کوئی ایسا حل نکالا جائے کہ وقتاً فوقتاً یہ باہم دست و گریباں ہونے سے جان چھوٹے۔

تنظیم سازی اور ریاست کا فعال کردار۔

اس بار انہوں نے ایسا مسودہ تیار کیا اور ایسی عالمی تنظیم بنائی کہ جس سے یہ اغلب امکان پیدا ہوا کہ اب دنیا مزید جنگ عظیم اول یا جنگ عظیم دوم جیسی عالمی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے گی اور تمام تصفیہ طلب مسائل باہم تسلیم و رضا سے ڈائیلاگ ٹیبل پر حل ہوں گے۔ دنیا کی تاریخ کی اس سب سے بڑی تنظیم کا نام 'اقوام متحدہ' تھا اور اس مسودے کا نام 'چارٹر آف یونائٹڈ نیشنز' تھا۔ یہ مسودہ اور عالمی تنظیم اس بات کی نوید تھی کہ پرامن دنیا کی طرف اقدام اٹھائے جا رہے ہیں اور اس مسودے کے تحت عالمی امن کو برقرار رکھنے کی سنجیدہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس مسودے کے نفوذ اور تنظیم کو فعال بنانے کے لیے ضروری تھا کہ ایسے شیروں کو رام کیا جائے جن کے منہ کو توسیع پسندی کا خون لگ چکا ہے۔ لہذا، ان کو اس قانونیت کے دھارے میں لانے کے لیے ویٹو کا اضافی اختیار دیا گیا۔ ویٹو کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ان پانچ ویٹو کے حامل ممالک میں سے کسی ایک کو بھی اگر اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے سیکورٹی کونسل جس کا کام امن عامہ برقرار رکھنا ہوتا ہے، کے کسی فیصلے سے اختلاف ہے تو وہ اجتماعی فیصلہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے انہی پانچ بڑے ممالک نے جو کہ ویٹو کا اضافی اختیار بھی رکھتے ہیں، نے اقوام متحدہ کو عزت بخشنے میں عدم دلچسپی دکھائی۔ یوکرین، تائیوان اور افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ذرا اندازہ لگائیں کہ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کے لیے جو اہداف ان اہالیان ویٹو کو دیے گئے تھے، یہ بری طرح اس کی تعمیل میں ناکام رہے۔ حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ تیزی سے سرایت کرتی موسمیاتی تبدیلیاں آمدہ سالوں میں کتنی مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔

ملی بقا کو لاحق خطرات

اب اگر عالمی بقا کو لاحق خطرات کے متعلق ان کا یہ رویہ ہے تو یہ کیسے مان لیا جائے کہ یہ سیکورٹی کونسل یا اقوام متحدہ کا پاس رکھتے ہوئے کسی ملک کی سالمیت اور خودمختاری کے تار و پود نہیں بکھیریں گے؟ اگر نیٹو اپنے ہی خطے کے ملک یوکرین کو اپنے ہی پڑوسی ملک روس سے نہیں بچا سکا تو یہ کیونکر گمان کر لیا جائے کہ وہ فن لینڈ یا دیگر ممالک کا محافظ ثابت ہو گا۔ اگر اقوام متحدہ روس، امریکہ اور چین کو جارحیت سے نہیں روک سکتی تو پھر اس کے قیام اور بقا کا مقصد کیا ہے سوائے اس کے کہ یہ ایک ڈیبیٹنگ سوسائٹی ہے جو ہر سال صدور یا وزراء اعظم کے تقریری مقابلے منعقد کرواتی ہے؟ کیونکہ طاقتور ملک جو مرضی کر گزرے سوائے مذمتوں اور وقتی معمولی معاشی پابندیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔

طاقت کے استعمال سے گریز۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کے سیانوں کو ایک دفعہ پھر سنجیدگی سے بیٹھنا چاہیے کہ اس طاقتور اور کمزور کی تفریق سے کیسے نکلا جائے اور اس انسانیت سوز بحران کو کیسے شکست دی جائے۔ ہمیں ایک جدید اور مربوط ورلڈ آرڈر کی ضرورت ہے جو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ تمام بڑی طاقتیں اپنی حدود میں رہیں اور کوئی ریاست دوسری ریاست پر اپنا تسلط قائم نہ کرے۔ بھلے ویٹو کا اختیار 5 سے زائد ریاستوں کو دے دیں لیکن یہ یقینی بنائیں کہ جارحیت کو کسی صورت برداشت نہیں کیا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
03345504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

جائے گا۔اس بات پر بالا جماع اتفاق ہو کہ جارح کے ساتھ سارے ناتے توڑ دیے جائیں گے۔دس سال تک مکمل معاشی اور تجارتی بائیکاٹ کیا جائے گا۔ بھاری جرمانہ عائد کیا جائے گا۔اگلے دس سال تک اسے کوئی اسلحہ فروخت نہیں کیا جائے گا۔اس کے بیرون ملک تمام اثاثے منجمد یا ضبط کر لیے جائیں گے۔اور دس سال تک اس جارح ملک کا کسی بھی دوسرے ملک کے سربراہ ریاست یا ریاستی عہدیدار کی جانب سے سرکاری دورہ نہیں کیا جائے گا۔اگر ان پابندیوں پر صرف ایک بار بلا تفریق و لچک عمل درآمد ہو تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہر ریاست دوسری ریاستوں کی سالمیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گی۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔